بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۵۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲۳ احسان ۱۳۴۶ ہش ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

۔• ربوہ ۲۲ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔

۔• مکرم حاجی قاسم حسین صاحب آف ماریشس آج کل دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں نے بستر میں لیٹے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ اور ہر قسم کی نقل و حرکت سے منع کیا ہے۔ احباب اپنے مخلص بھائی کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

۔• مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ کا مورخہ ۲۳ جون بروز جمعۃ المبارک ہسپتال میں گردہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے کامیاب اپریشن کے بعد موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ آمین

مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ میں ہمارے سیکنڈری سکول کے لئے فوری طور پر حساب اور جغرافیہ کا ایک ایک استاد درکار ہے۔ جو دوست ان مضامین میں ایم۔ اے ہوں۔ اور مغربی افریقہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ وہ بلا تاخیر اپنی درخواستیں مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ کے نام ارسال کر دیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

پچھلے دو ماہ میں انصار اللہ کے چندہ جات کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں رہی مرکز نے اس وجہ سے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا تھا۔ اور احباب نے بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری توجہ اس طرف مبذول کر رکھی تھی۔ مجالس پر زور نہ دیا تھا اب جبکہ یہ مرحلہ بخیر و خوبی خدا تعالےٰ کے فضل سے گزر چکا ہے۔ انصار اللہ کے عہدیداران کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کمی کو بہت جلد پورا کریں۔

زمیندارہ مجالس کا دستور یہ ہے کہ وہ عموماً اس فصل کے موقعہ پر اپنا سارے سال کا چندہ ادا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی وصولی کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جوں جوں رقوم وصول ہوتی جائیں۔ انہیں اپنے پاس روکے بغیر مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ کام میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

احباب جماعت کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ضروری پیغام

عرب بھائیوں کے لئے صدر مملکت کے قائم کردہ امدادی فنڈ میں دل کھول کر عطیہ جات ارسال کریں

مَیں امید رکھتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ قربانی سے کام لیں گے

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے نام ایک نہایت ضروری پیغام دیا ہے۔ حضور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"جیسا کہ احباب جانتے ہیں اسرائیل کے جارحانہ حملے اور بعض نئے عرب علاقوں پر اس کے ناجائز قبضہ کی وجہ سے عرب ممالک آجکل ایک نہایت نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ آزمائش کی اس گھڑی میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے "پریذیڈنٹس عرب وار ریلیف فنڈ" (President's Arab War Relief Fund) کے نام سے ایک امدادی فنڈ قائم کیا ہے۔

اس فنڈ کا مقصد یہ ہے کہ اپنے عرب بھائیوں کے لئے مختلف اداروں تنظیموں اور افراد کی طرف سے جو امدادی رقوم پیش کی جا رہی ہیں انہیں مرکز کے زیر انتظام منظم کر کے عرب بھائیوں کی مؤثر طریق پر مدد کی جائے۔

جیسا کہ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسےٰ نے فرمایا ہے یہ وقت جذباتی نعرہ بازی کا نہیں بلکہ جذبات کے اظہار میں مثبت انداز اختیار کرنے اور عرب بھائیوں کی جدوجہد میں ہمدردانہ شرکت کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کا ہے۔ مَیں احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ صدر مملکت کے قائم کردہ امدادی فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور فوری طور پر زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم مقررہ بنکوں اور ڈاکخانوں میں جمع کرائیں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ قربانی سے کام لیں گے۔ جزاھم اللہ۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس نازک گھڑی میں مسلمانوں کی مدد فرما کر اس ظلم کا مداوا فرمائے جو ان کے خلاف روا رکھا گیا ہے اور اسلام کو ارضِ فلسطین میں از سرِ نو سربلند اور غالب فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین"

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حدیث النبی

ٹھیکہ منع نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْہَ عَنِ الْکِرَاءِ وَلٰکِنْ قَالَ اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کرایہ سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے (اپنی زمین) اپنے بھائی کو دیدے۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس پر کچھ کرایہ لے۔

(باب ما جاء فی الحرث والمزارعۃ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء

ہمارا سب سے کاری ہتھیار قرآن کریم ہے

فلسطین کا حالیہ المیہ اتنا دردناک ہے کہ ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے اس المیہ کے متعلق اخبارات میں کافی تفصیلات شائع ہو چکی ہیں ہمیں یہاں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ مسلمانوں کے لئے اتنا دہلا دینے والا ہے۔ کہ ایسی حالت میں ہوش و حواس بجا رکھنا معجزہ سے کم نہیں۔ چنانچہ حال بہت سے مفکرین اسلام چوکڑی بھول گئے ہیں۔ وہاں خدا کے فضل سے ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے اس واقعہ سے عبرت حاصل کی ہے۔ اور ہوش و حواس کو بجا رکھتے ہوئے مسلمانوں کی ناکامی کے حقیقی اسباب دلیری سے بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ایک شاہ حسن ثانی والئی مراکش ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی ایک نشری تقریر میں اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"عربوں کو مشرق وسطیٰ کی جنگ میں اپنے نفاق۔ غلط کاریوں اور گناہوں کے باعث شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ — خدا نے ہمیں ہمارے اعمال کی سزا دی ہے۔ اور ہمیں خبردار کیا ہے۔ اور اگر ہم آپس میں متحد نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ بجز تباہی و بربادی کے اور کچھ نہ ہوگا۔ چونکہ ہم میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے ہمیں اس کے مقابلہ میں ناکامی ہوئی۔

ارشاد خداوندی یہ تھا کہ ہم ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالیں۔ لیکن اس کے برعکس ہم زبان و تحریر کے ذریعہ بارہا ایک دوسرے کی توہین کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ ارشاد ربانی یہ تھا کہ ہم اس کے فرمانوں سے روگردان نہ ہوں۔ اور اپنا ضابطہ حیات خدائی احکام پر عمل کی بنیادوں پر قائم کریں۔ مگر ہم نے خدا تعالےٰ کے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے رشتے توڑ چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے بھی ہم سے اپنا رشتہ توڑ لیا ہے۔

میری خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کو ان کی کھوئی ہوئی طاقت۔ عزت و آبرو اور عظمت و شوکت پھر بخش دے۔ آمین"

(لاہور ۱۹ جون ۱۹۶۷ء)

یہ ایک مسلمان کا صحیح تاثر ہے اور عبرتناک بھی ہے۔ کاش کہ مسلمان ان الفاظ پر غور کریں اور بجائے رونے دھونے کے نصیحت حاصل کریں۔ اور اس تقریر کی روشنی میں اپنی گزشتہ غلطیوں کو درست کرنے اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

آج مراکش سے لے کر چین تک اور سائبیریا سے لے کر انڈونیشیا کا ایک عظیم سمندر موجزن ہے۔ مگر اس کے باوجود اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے وہ اتنا بے دست و پا ہو چکا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی یہودی ریاست نے ان کے سینے میں زخم لگائے ہیں۔ یہ درست ہے کہ سامراجی طاقتوں نے اسرائیل کی مدد کی ہے۔ اور دغا بازی سے اچانک حملہ کیا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اعمال قرآنی تعلیمات کے مطابق ہوتے تو ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی ایسا دھچکا نہ لگا سکتیں۔

مسلمانوں کے پاس خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا اسلحہ موجود ہے کہ اگر وہ اس کا استعمال کرنا جانتے ہوں تو ہزاروں ایٹم بم اور جوہری اسلحہ اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس اسلحہ کو استعمال کرنا چھوڑ دیا اور اس کو استعمال کرنا بھول گئے ہیں۔ یہ وہ اسلحہ ہے۔ جس نے تاتاری فاتحین کو مفتوح بنا دیا تھا۔ یہ اسلحہ قرآن کریم ہے۔ جب تاتاریوں نے بغداد کی نالیوں میں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہا دیا۔ اور تاتاری خلافت عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا کر غالب آ گئے تھے۔ تو مسلمانوں نے تلوار پھینک کر اس اسلحہ کو استعمال کیا۔ وہ قرآن کریم لے کر تاتاری لشکر میں گھس گئے۔ اور اس وقت تک سانس نہ لیا جب تک فاتحین کو مفتوح نہ کر لیا۔ یہاں تک کہ جو تاتاری مسلمانوں کا خون پی چکے تھے۔ وہی مسلمانوں کی زندگی کا لہو بن گئے۔ یہ وہی تھے جنہوں نے صلیبی جنگوں میں تمام یورپ کو شکست دی تھی۔ تلوار کے مقابلہ میں تلوار کا استعمال لازمی ہے۔ لیکن دنیا کی فتح کے لئے ہمارے پاس ایسا کاری اسلحہ ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ یہ "حق" کی طاقت ہے۔ ہمارے پاس اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ آخری کلام جس کا لوہا آج بھی مغربی مفکرین مان چکے ہیں۔ اس لئے مایوس نہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم جلد ہی دنیا کو اس اسلحہ سے فتح کرلیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا اب خدا چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

بد رسوم سے اجتناب ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعودؓ کے چند ضروری ارشادات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ وسنگاپور)

اگرچہ خدا کے فضل و کرم سے ہماری جماعت کا سوادِ اعظم مجموعی طور پر قرآن کریم کے احکام اور اوامر و نواہی اور قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ پر ہمہ تن عمل پیرا ہے اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے تاہم یہ امر افسوسناک ہے کہ جماعت کے بعض افراد نے غالباً اپنے غیر از جماعت دوستوں کے زیرِ اثر اور ان کی دیکھا دیکھی اس بارے میں کچھ کمزوری دکھاتے ہیں۔

حالانکہ جن بدعادتوں، بدعتوں، ظلمتوں اور غیر اسلامی طریقوں اور رسومات وغیرہ کے پھندوں سے [illegible] اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نکالا ہے اُن میں پھر ملوث ہونا اور ان کی طرف دوبارہ رجوع کرنا سخت حماقت، کفرانِ نعمت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اپنے اوپر خود وارد کرنے کے مترادف ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ آجکل کئی قسم کی رسوماتِ قبیحہ اور بدعات کا شکار ہے مثلاً مذہبی بدعات و رسومات، مشرکانہ رسومات، قبروں اور مزاروں کی پوجا اور چڑھاوے وغیرہ سے متعلق رسومات۔ پیدائش و وفات اور بیاہ شادی اور ختنہ وغیرہ کے متعلق رسومات عبادات کے متعلق بدعات و رسومات تعویذات او وظیفے وغیرہ غرضیکہ ہر قسم اور ہر نوع کی بد رسومات آجکل رائج ہیں جن سے پوری طرح اجتناب کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

خاکسار اس وقت بیاہ شادی کی بعض رسومات کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاداتِ عالیہ جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ اسلام ہمیں ہر کام ہر معاملے اور ہر مرحلے پر سادگی، میانہ روی، دینداری اور انکساری سکھاتا ہے اور اسراف اور فخر و مباہات، تکلف و تصنع اور ریا اور کبر و تعلی سے یکسر منع کرتا ہے حتیٰ کہ عام ضروریاتِ زندگی اور عام کھانے پینے میں بھی اسراف ضیاع یا زیادتی کو پسند نہیں کرتا لیکن افسوس ہے کہ بعض گھرانے اپنے ہاں شادیوں اور پیدائش وغیرہ کے موقعوں پر بے تحاشا اسراف کرتے اور محض غیر ضروری اور غیر شرعی رسومات کی اس حد تک پابندی کرتے ہیں کہ شریعتِ حقہ اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ احکامات و ارشادات کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں رکھتے اور سودی قرض کے بوجھ کے نیچے دب کر بھی اپنی بڑائی کی خاطر رسوماتِ قبیحہ پر عمل لازمی سمجھتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب اپنے اوپر وارد کرنے کے علاوہ وہ جماعت کی بدنامی کا موجب بھی بنتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم اس قسم کے غیر اسلامی طریقوں سے نہ صرف خود یکسر اجتناب کریں بلکہ اپنے ماحول میں دوسروں کو بھی اجتناب کرنے کی تلقین کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ بیاہ شادی کی بد رسوم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاڈیوں کو دینا حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے ....

بعض عورتیں منتر کی رسمیں بجالاتی ہیں اور ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط رکھ دی جاتی ہے کہ صرف عورتیں کھائیں کوئی مرد نہ کھائے یا حقہ نوش نہ کھائے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرو مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضبِ الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کی انتہاء نہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۶-۴۷)

انہی امور کے متعلق اور خصوصاً مہندی اور جہیز وغیرہ دکھانے کی بدعتوں کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے بعض باتیں کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض سے منع کیا ہے مثلاً ولیمہ کا حکم دیا ہے کہ ضرور کرنا چاہیئے مگر دوسری طرف اسراف سے منع کیا ہے۔ ولیمہ کے وقت اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس بارہ میں یعنی بیاہ شادی کے بارہ میں ہماری جماعت میں زیادہ اسراف ہو رہا ہے نمائش اور ریا سے ہمارے دوستوں کو بچنا چاہیئے اس کا دوسروں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایک عورت نے مجھے سُنایا کہ ایک جگہ جہیز کی نمائش کی گئی تو اسی جگہ ایک لڑکی نے اپنی ماں سے کہا کہ تم مجھے کیا دو گی۔ لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں کے جہیز وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ایسی ہی اشیاء لینا چاہتی ہیں اور اس طرح کی نمائش سے گویا جذبات کو صدمہ پہنچانے والی چیز بن جاتی ہے جو کچھ بھی دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے ہمارے گھروں میں بھی یہی طریق ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ وہ بکس جن کے حوالے کئے جائیں ان کو دکھایا جائے کہ فلاں فلاں چیزیں موجود ہیں بلکہ ہمارے گھروں میں تو یہ دستور ہے کہ ایک دن پہلے سامان لڑکے والوں کے گھر پہنچا دیتے ہیں تا دکھانے کا سوال ہی پیدا نہ ہو ہاں بھیجنے سے پہلے لڑکے والوں کو دکھا دینا چاہیئے ورنہ چوری کا ڈر رہتا ہے یہ نمائش نہیں بلکہ رسید ہے۔ ہمارے ملک میں یہ نمائش کی رسم بہت عام ہو گئی ہے بلکہ قادیان میں بھی ہے اور اس کا روکنا نہایت ضروری ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۴)

مہندی کی بدرسم کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"مَیں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مہندی کی رسم نہ کبھی ہمارے ہاں ہوئی اور نہ آپ کے زمانہ میں قادیان میں کسی اَور احمدی کے ہاں یہ رسم ادا ہوئی لیکن مجھے معلوم ہؤا ہے کہ اب یہ رسم عام ہو رہی ہے بلکہ ہمارے گھروں میں بھی غالباً ایسا ہؤا ہے کہ لڑکی کے گھر میں مہندی بھجوائی گئی (بعد میں تحقیق سے مجھے معلوم ہؤا کہ میرا خیال غلط تھا ایسا کبھی نہیں کیا گیا) اب یہ ایک رسم کی صورت اختیار کر گئی ہے اس لئے اسے روکنا ہمارا فرض ہے مگر اب اس کی اتنی اقسام ہیں کہ گویا شریعت کا ایک مستقل باب بن گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیعوں کی مہندی کی نقل ہے یا شیعوں کی مہندی ان کی نقل ہے اب تجویز یہ ہے کہ شادی کے موقع پر مہندی اور اس کے ساتھ متعلقہ جملہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۴)

انہی رسوم کے سلسلہ میں حضور نے ایک اَور جگہ فرمایا ہے:۔

"دولہا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا ناجائز نہیں ہے"

اور جب حضور کے گلے میں اور میر صاحب (میر قاسم علی صاحبؓ) کے گلے میں ہار ڈالے گئے تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"میر صاحب کے سر پر ہار باندھ دیا جائے نیز فرمایا بیاہ شادی کے موقع پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔ پڑھنے والی مستاجر نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں یہ بھی فرمایا کہ صرف عورتوں میں عورتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا دف کے ساتھ پاکیزہ گانا بھی منع نہیں ہے۔"
(الفضل ۱۶ جون ۳۸ء)

مذکورہ بالا ارشادات کی موجودگی میں کسی احمدی مرد و عورت کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ایسی بد رسومات اور بدعات کو اپنائے اور ان میں حصہ لے جن کی ممانعت اور ضرر رساں ہونا قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی تحریروں میں بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس بارے میں خاص احتیاط سے کام لیتے ہوئے نہ صرف اپنے احمدی بھائیوں بلکہ دیگر غیر از جماعت مسلمانوں کے لئے بھی نیک اور قابلِ قدر نمونہ قائم رکھیں گے۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور کی بچی عزیزہ طاہرہ عمر سات سال آج سے دو تین سال قبل ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ٹانگوں سے معذور ہو گئی تھی۔ کئی علاج کرائے لیکن ٹانگیں درست نہ ہو سکیں۔ اب لاہور کے بعض ماہر ڈاکٹروں نے دیکھنے کے بعد اپریشن کا مشورہ دیا ہے اور امید دلائی ہے کہ بچی کی ٹانگیں درست ہو جائیں گی۔ چنانچہ شیخ صاحب مکرم ۲۱ رجون کو اپریشن کے لئے لاہور لے گئے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس بچی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں تا اللہ تعالیٰ اس کے اس اپریشن کو کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ (لائلپور)

مغربی افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

حکومت سیرالیون کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹروں کی چند ایک آسامیاں خالی ہیں کوالیفائیڈ ڈاکٹر صاحبان جو مغربی افریقہ میں ملازمت کے خواہشمند ہوں وہ مہربانی فرما کر اپنی درخواستیں جلد از جلد مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ کو ارسال کر دیں۔

وکالت تبشیر
تحریک جدید۔ ربوہ

جدید وصایا کے متعلق ضروری ہدایات

صدر صاحبان مجالس موصیان توجہ فرمائیں

(مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

وصایا اور امور متعلقہ دفتر بہشتی مقبرہ کی نسبت اخبار الفضل میں تکرار کے ساتھ اور بار بار اعلانات کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان وصایا کو صحیح لائنوں پہ کام کرنے کے لئے قواعد کی روشنی میں مشورے اور ہدایات دی جاتی رہی ہیں لیکن یا تو ان اعلانات کو بغور ملاحظہ نہیں فرمایا جاتا یا دفتر سے رابطہ قائم کرتے وقت وہ مشورے اور ہدایات احباب کے ذہنوں میں مستحضر نہیں ہوتے اس لئے خاکسار کا خیال ہے کہ بعض ضروری اور وقتاً فوقتاً درپیش آنے والے امور کے متعلق ایک مرتبہ پھر اختصار سے کام لیتے ہوئے صدر صاحبان مجالس موصیان کو خصوصاً اور موصی احباب کو عموماً چند اعلانات کے ذریعہ توجہ دلا دی جائے امور متعلقہ وصایا کو چند اقساط میں ضرورت اور نوعیت کے لحاظ سے احباب کی خدمت میں پیش کیا جانا مناسب ہو گا اس پہلی قسط میں نئی وصایا کے متعلق کچھ عرض کرنا پیشِ نظر ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ نظارت بہشتی مقبرہ کا بنیادی کام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے غیر موصی احباب کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کے لئے ترغیب و تحریص دلانا اور ان سے رسالہ الوصیت کی روشنی میں وصایا حاصل کرنا ہے۔ جہاں تک دفتر کے لئے ذرائع تحریک وصیت کو مؤثر اور کامیاب بنانے کا تعلق ہے (جن میں سے ایک مؤثر ذریعہ خود صدر صاحبان مجالس موصیان ہیں) ان کو بروئے کار لا کر الوصیۃ کے منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس سے فرمالیں کہ یکم مئی ۶۵ء سے ۳۰۔ اپریل ۶۶ء تک ایک سال کے عرصہ میں جدید وصایا کی تعداد ۴۵۳ تھی جبکہ سال گذشتہ (یکم مئی ۶۶ء سے ۳۰ اپریل ۶۷ء تک) اتنے ہی عرصہ میں نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کریمانہ توجہ اور دعاؤں کی برکت سے اور سلسلہ کے مرکزی و مقامی عہدیداروں کی مساعی سے ۷۳۸ تک پہنچ چکی ہے۔ یعنی گذشتہ سال کی نسبت اس سال نئی وصیتوں کی تعداد ۲۷۵ زیادہ ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ لیکن جہاں یہ بات خوشی اور مسرت کا موجب ہے۔ وہاں اس لحاظ سے قابلِ افسوس اور لائقِ توجہ بھی ہے کہ ان وصایا میں سے ایک معقول تعداد وصایا کی نامکمل اور غلط طور پر لکھی ہوئی موصول ہوئی ہے اور ان نامکمل غلط وصایا کی تکمیل و تصحیح کے لئے اب دفتر محنت اور اخراجات برداشت کر رہا ہے۔ ان وصایا پر بطور گواہوں کے یا بطور مصدقوں کے سلسلہ کے بعض مربی اصحاب کے بھی دستخط ہیں۔ امراء صاحبان کے بھی ہیں اور صدران و سیکرٹریان صاحبان وصایا و مال کے بھی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرکزی و مقامی عہدیداران وصایا کی صحت و تکمیل کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ لہٰذا دفتر کو یہ ہدایت دے دی گئی ہے کہ جس نامکمل اور غلط وصیت پر کسی مرکزی یا مقامی عہدیدار کے دستخط بطور گواہ یا مصدق ہوں وہ وصیت خامیوں یا غلطیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے اصلاح کے لئے اسی عہدیدار کو واپس کی جائے اور اسی سے اس کے متعلق خط و کتابت کی جائے تاکہ آئندہ وہ احتیاط فرمائیں اور غلط اور نامکمل وصایا نہ بھجوائیں۔

اس ضروری تمہید کے بعد درخواست ہے کہ قواعد کے ماتحت وصایا کو درست طور پر لکھنے اور ان کی تکمیل کے لئے اگر ان مسودات کو مع ان کے نوٹوں کے اور ان ہدایات کو مدنظر رکھا جائے جو رسالہ الوصیت شائع کردہ نظارت بہشتی مقبرہ ۱۹۶۶ء کے صفحات (۵۹ تا ۶۳) میں درج ہیں تو وصایا میں اغلاط اور خامیاں رہ جانے کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ (بلکہ وصایا کی تحریک کرنے اور لکھوانے کے لئے یہ رسالہ صـ۴۵ سے آخر تک صدر صاحبان مجالس موصیان کو مدد دے سکتا ہے۔ اگر کوئی بات ان مسودات اور ہدایات میں قابلِ وضاحت اور تشریح کے طلب ہو تو اس کے متعلق مرکزی دفتر سے پہلے استفسار فرمالیں۔ وضاحت اور تشریح کرانے کے بغیر غلط اور نامکمل وصیت لکھ کر یا لکھوا کر فارم ضائع نہ کریں۔ اگر کسی صدر کے پاس نظارت بہشتی مقبرہ کا رسالہ مطبوعہ ۶۶ء نہیں ہے۔ تو وہ دفتر کو لکھ کر منگوا لیں لیکن یہ بات نوٹ فرمالیں کہ ایک جماعت کے لئے سوائے خاص حالات کے ایک دو سے زیادہ رسالے نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ اس غرض کے لئے بجٹ اتنا قلیل ہوتا ہے کہ دفتر یہ رسالہ سالانہ ایک ہزار سے زیادہ نہیں چھپوا سکتا۔ یہ مقامی صدر صاحبان کا کام ہے کہ وہ اس رسالہ کو کم سے کم ایک سال تک تو محفوظ رکھیں اور صرف عند الضرورت وصیت کرنے کے متمنی احباب کو عاریتاً اور استفادہ کے لئے دیں۔ اور پھر واپس لے لیں۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسرے دوست کو استفادہ کے لئے دیں اور پھر واپس لے لیں۔ غرض رسالہ الوصیت کی کم سے کم تعداد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اور مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بعض دوست ایک ہی مقام اور ایک ہی جماعت کے لئے بہت سے رسالوں کا مطالبہ فرماتے ہیں ایسے مطالبات کی تعمیل کرنے سے دفتر کو بوجہ عدم گنجائش معذور خیال فرمایا جائے۔ البتہ بڑی جماعتوں میں جہاں کئی کئی حلقے مقرر ہیں اور ہر حلقہ میں سیکرٹری بھی مقرر ہیں وہاں حلقوں کی تعداد کے مطابق مرکزی صدر مجلس موصیان کے مطالبہ کی تعمیل کی جائے گی۔ اگر کوئی جماعت (مثلاً کراچی۔ لاہور یا اور شہری جماعتیں جو کئی حلقوں میں منقسم ہیں) اپنی وسعت اور موصیوں کی تعداد کے لحاظ سے مردوں اور عورتوں میں اس رسالہ کی زیادہ اشاعت کی ضرورت سمجھتی ہے تو یہ انتظام کیا جا سکتا ہے کہ ہر سال اس کی طباعت سے کچھ عرصہ پہلے دفتر کی طرف سے اعلان ہو جایا کرے اور ضرورتمند جماعتیں مطلوبہ تعداد سے اطلاع دے کر بطور حصہ دار اس کے مصارفِ کتابت و طباعت میں شریک ہو جایا کریں۔ اور طبع ہونے پر مطلوبہ تعداد کی قیمت بھجوا کر منگوا لیں۔

امید ہے کہ احباب اور سیکرٹری صاحبان وصایا ان ضروری گذارشات پر توجہ فرمائیں گے اور ان کو ملحوظ رکھیں گے۔ (باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مشرق وسطیٰ اور تیل

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی

حالیہ عرب اسرائیل تصادم میں عربوں کو جو شکست ہوئی اس کے اثرات بہت دور رس ہیں ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ حالات کیا صورت اختیار کریں گے۔ اس شکست سے سارا عالم اسلام مغموم اور محزون ہے۔ رہ رہ کر اس صدمہ کی چسک دل کو بے تاب کرتی ہے۔ یقین نہیں آتا کہ ایک مغضوب علیہ قوم مسلمان حکومتوں کی متحدہ قوت کو اس قدر آناً فاناً ملیا میٹ کر دے گی۔ اس جگہ ان اسباب و علل کا جائزہ لینا مطلوب نہیں جس کے باعث عرب حکومتوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اس وقت صرف اس معدنی دولت کا ذکر مقصود ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مالا مال کیا ہے اور جو شاید اس آڑے وقت میں ان کے کام آ جائے۔

اس ہنگامے کا ایک خوش کن پہلو یہ ہے کہ اس نے عرب حکومتوں اور ان کے سربراہوں کے درمیان نفرت افتراق اور دشمنی کی جو دیواریں حائل تھیں ان کو مسمار کر دیا ہے اور مشترک دشمن کے خلاف اللہ تعالیٰ نے انہیں باہم شیر و شکر ہو جانے کی توفیق دی۔ یہ بھی اس کا بڑا فضل ہے۔ اگرچہ یہ اتحاد بالکل آخری وقت میں عمل میں آیا اور فوجی نقطۂ نگاہ سے عرب حکومتوں کو اپنی قوت منظم کرنے کا موقع نہیں ملا تاہم سیاسی اور تاریخی اعتبار سے یہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے قبل کبھی بھی عرب ایک ہاتھ پر اس طرح جمع نہیں ہوئے تھے جس طرح اس موقع پر ہوئے۔ اگر اب بھی وہ اشتراک عمل کی قدر و قیمت کو سمجھیں اور اپنی صفوں میں انتشار پیدا نہ ہونے دیں تو یہ شکست مستقبل کی کامرانیوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

عربوں کے بارے میں اسرائیل اور اس کے آقاؤں کے جو عزائم ہیں وہ مخفی نہیں وہ اس شکست سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر عربوں کی قوت کو ہمیشہ کے لئے نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ اس صورت حال سے نپٹنے اور تلافی مافات کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو تیل کی دولت سے سرفراز کیا ہے۔ اگر وہ باہمی مشورہ سے ایک متحدہ پالیسی اختیار کریں اور دشمن ممالک کو تیل کی سپلائی بند کر دیں تو ایک حد تک ان سے بدلہ لے سکتے ہیں یا کم از کم بہتر شرائط پر معاملات طے کرا سکتے ہیں۔ اس تجویز کی قدر و قیمت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ آج کی دنیا میں تیل کو کیا اہمیت حاصل ہے اور وہ کس طرح سیاسیات اور معاشی حالات پر اثر انداز ہوتا ہے۔

زمین میں تیل کیسے بنتا ہے

تیل کی اہمیت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہمیں معلوم ہو کہ وہ کیا شئے ہے اور کس طرح استعمال ہوتا ہے۔ زمین سے جو تیل نکالا جاتا ہے اسے پیٹرولیم کہتے ہیں یہ سیاہی مائل بھورے رنگ کا ایک مائع ہوتا ہے جو چٹانوں کی ریتلی پرتوں میں پایا جاتا ہے اس کی پیدائش کے بارے میں بیشتر سائنسدانوں کا یہ خیال ہے کہ سمندری جانوروں اور نامیاتی مادوں (یعنی ایسے حیوانی اور نباتی مادے جن میں کاربن اور ہائیڈروجن لازماً موجود ہوتے ہیں) کی بوسیدگی سے بنتا ہے۔ اب سے لاکھوں کروڑوں سال قبل زمین کافی گرم تھی۔ رفتہ رفتہ اس کا بالائی حصہ ٹھنڈا ہو کر سکڑنے لگا۔ اس سکڑاؤ کی وجہ سے نیز ان زلازل کی وجہ سے جو آتش فشانوں کی جولانی سے اکثر آتے رہتے ہیں۔ زمین کے اندر بڑی بڑی دراڑیں پڑ گئیں اور سمندر کا پانی مع اپنے پودوں اور جانوروں کے ان میں سما گیا۔ بعد میں یہ دراڑیں بند ہو گئیں اور یہ جانور وغیرہ ہمیشہ کے لئے ان میں دفن ہو کر رہ گئے۔ زمین کا اندرونی حصہ اب بھی بہت گرم ہے اس اندرونی گرمی اور زمین کے شدید دباؤ باعث سمندری جانوروں کے جسم تحلیل ہو گئے اور پیٹرولیم وجود میں آ گیا۔ اس نظریہ کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ پیٹرولیم اکثر ان علاقوں میں پایا جاتا ہے جہاں نمک یا نمکین پانی موجود ہو چینیوں نے تیسری صدی عیسوی میں نمک کی کان کنی کرتے ہوئے تیل دریافت کیا تھا۔ اس کے علاوہ پیٹرولیم کے کنوؤں سے سمندری جانوروں کے ہڈیاں (Fossils) اکثر دستیاب ہوتے رہتے ہیں۔

پیٹرولیم کیسے حاصل کیا جاتا ہے

لاکھوں کروڑوں سال کے عرصہ میں یہ تیل قطرہ قطرہ بنتا اور ریتلی چٹانوں میں سے نشیبی حصوں کی طرف بہتا رہتا ہے۔ جب یہ ایسی چٹانوں کے درمیان آ جاتا ہے جو غیر مسامدار ہوتی ہیں تو ایک جگہ اکٹھا ہونے لگتا ہے، اور اس وقت تک محفوظ رہتا ہے۔ جب تک کہ انسان اپنی سوجھ بوجھ سے اس کا کھوج نہ لگا لے اور سوراخ کر کے حاصل نہ کر لے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قدرتی تغیرات کے باعث اوپر کی چٹانوں میں دراڑ پڑ جانے کی وجہ سے وہ بہنے یا رسنے لگتا ہے

ماہرین طبقات الارض جگہ جگہ زمین اور چٹانوں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں چٹانوں کی ساخت اور زمین کی پرتوں کے امتحانات سے ان کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ کونسی ایسی جگہ ہے جہاں تیل جمع ہونے کا امکان ہے۔ پھر ایسے مقام پر مشینوں کے ذریعہ سوراخ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ تیل والی ریت تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان سوراخوں کو تیل کا کنواں کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ تیل اپنے یا اندرونی گیس کے دباؤ سے خود بخود کنوؤں میں سے نکلنے لگتا ہے اور بعض دفعہ پمپ کے ذریعہ سے باہر نکالا جاتا ہے۔ پرانے زمانے اور کنوئیں کھودنے کا عمل اب صرف خشکی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ سمندروں اور جھیلوں کے پیندے میں بھی سوراخ کر کے تیل حاصل کیا جانے لگا ہے۔

پیٹرولیم کی صفائی

پیٹرولیم قدرتی حالت میں کسی کام کا نہیں ہوتا۔ کیمیائی لحاظ سے یہ مائع کاربن اور ہائیڈروجن کے بہت سے مرکبات کا جنہیں ہائیڈروکاربنز (Hydrocarbons) کہتے ہیں آمیزہ ہوتا ہے لیکن قدرتی حالت میں اس میں بہت سی کثافتیں پائی جاتی ہیں جن کا دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ صفائی کا یہ کام جن کارخانوں میں کیا جاتا ہے انہیں ریفائنری (Refineries) کہتے ہیں یہ کارخانے عام طور پر ریلوے لائن کے قریب یا بندرگاہوں پر قائم کئے جاتے ہیں تاکہ صاف ہو جانے کے بعد تیل پیپوں وغیرہ میں بند کر کے منڈیوں، کارخانوں اور دوسرے صارفین تک جلد پہنچایا جا سکے۔

تیل کو صاف کرنے کے لئے اسے فولاد فولاد کی چادروں سے بنے ہوئے بڑے بڑے بوائلروں یا (Boilers) بائیکروں میں کشید کیا جاتا ہے گرم کرنے سے تیل کے جو بخارات اٹھتے ہیں انہیں مختلف تپش میں الگ الگ برتنوں میں ٹھنڈا کر کے جمع کر لیا جاتا ہے ۳۰۰ درجہ سے اوپر جو حصہ مائع کی شکل اختیار کرتا ہے اسے بھاری تیل (Heavy oils) کہتے ہیں۔ جو ۳۰۰ سے ۱۵۰ کے درمیان مائع بن جائے اسے کیروسین Kerosene اور جو ۱۵۰ سے کم تپش پر مائع بنے اسے نفتا (naphtha) کہتے ہیں۔ جو حصہ بالکل مائع نہیں بنتا بلکہ ٹھنڈا ہو کر بھی گیسی حالت میں رہتا ہے اسے گیسی ایندھن (fuel gas) کہتے ہیں اور وہ جلانے کے کام آتا ہے۔ جو تلچھٹ یعنی جو سیاہ رنگ کا گاڑھا اور چپچپا مادہ بچ رہتا ہے اسے ڈال یا پچ (pitch) کہتے ہیں۔

پیٹرولیم کے حاصلات

پیٹرولیم سے حاصل ہونے والے جن حصوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ کوئی خالص مرکب نہیں ہوتے بلکہ خود اپنی ذات میں بہت سے مرکبات کے آمیزہ سے ہوتے ہیں اس لئے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ انہیں دوبارہ کشید کر کے اس میں سے مختلف اجزاء الگ الگ کئے جائیں بعض دفعہ خالص چیزیں حاصل کرنے کے لئے کشید کے اس عمل کو کئی مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔

بھاری تیل بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس کا ایک حصہ جم کر الگ ہو جاتا ہے۔ اسے کینوس کے تھیلوں میں ڈال کر اور خوب دباؤ ڈال کر الگ کر لیا جاتا ہے۔ یہ ٹھوس حصہ پیرافین ویکس (Paraffin wax) کہلاتا ہے۔ ہم اسے موم کہتے ہیں۔ اسی سے موم بتیاں بنتی ہیں۔ موم الگ کرنے کے بعد جو حصہ بچ رہتا ہے اسے پھر کشید کرتے ہیں اور اس سے ڈیزل آئل، فرنیس آئل (furnace oil) اور لبریکیٹنگ آئل (lubricating oil) حاصل کیا جاتا ہے۔ ڈیزل آئل انجنوں میں کام آتا ہے، فرنیس آئل بھٹیوں میں جلایا جاتا ہے اور لبریکیٹنگ آئل مشینوں کو چکنا کرنے کے کام آتا ہے۔

جو حصہ نیم ٹھوس حالت میں باقی بچتا ہے اسے ویزلین یا گریز (Vaseline) کہتے ہیں۔ یہ بھی مشینوں کو چکنا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ مرہموں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ خوشبو ملا کر اسے پومیڈ (Pomade) کی شکل دیدی جاتی ہے جو منہ پر اور بالوں پر لگاتے ہیں

کیروسین جسے ہم مٹی کا تیل کہتے ہیں زیادہ تر گھروں میں روشنی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سٹو اور چولہوں میں جلانے کے کام بھی آتا ہے چونکہ یہ گھریلو استعمال کی چیز ہے اس لئے اس کی خاص طور پر صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس حصے میں گندھک کے بدبودار اور زہریلے مرکب ملے ہوتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے اسے گندھک کے تیزاب (سلفیورک ایسڈ) اور پھر کاسٹک سوڈا سے ملا کر خوب ہلاتے ہیں۔ پھر پانی سے دھو کر الگ کر لیتے ہیں دھلے ہوئے تیل کو کشید کر کے جلد بھڑک اٹھنے والے حصے الگ کر دئے جاتے ہیں۔ اسکے بعد پیپوں میں بند کر کے اسے منڈیوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

تیسرے حصے یعنی نفتا کو بھی دوبارہ کشید کرتے ہیں مختلف درجہ حرارت پر اس سے پیٹرولیم ایتھر، پیٹرول بنزولین وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ پیٹرولیم ایتھر خشک دھلائی (ڈرائی کلیننگ) کے کام آتا ہے اس کے ذریعہ کپڑوں پر سے تیل اور چکنائی کے دھبے دور کئے جاتے ہیں۔ پیٹرول ہوائی جہازوں، موٹروں اور لاریوں میں استعمال کیا جاتا ہے بنزولین تیل چربی کو حل کرنے اور وارنش وغیرہ بنانے میں کام آتا ہے۔

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہونگی"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

کچھ عرصہ سے تعمیر مساجد ممالک بیرون مد میں بہت قلیل مقدار میں چندہ موصول ہو رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب کے ذہنوں میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان فرمودہ لائحہ عمل مستحضر نہیں رہا اس لائحہ عمل کی اشاعت بڑی کثرت سے کی جا چکی ہے۔ یہ لائحہ عمل ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق اپنی جماعت کے ہر فرد کو خاص توجہ سے توجہ دلاتے رہا کریں۔ تاکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسب ذیل پاکیزہ خواہش کے مطابق کم از کم ہر سال ایک مسجد دیار غیر میں تعمیر کروائی جاسکے۔ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے . . . . اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پاکیزہ خواہش کو کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرکز سلسلہ میں صنعتی ادارہ

بے کار احمدی احباب اور بچوں کے لئے نادر موقعہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں ایک صنعتی ادارہ "حفیظ اینڈ کمپنی" کے نام سے قائم ہو چکا ہے۔ جس میں قالین تیار ہوتے ہیں۔ جو احمدی احباب اس فن میں مہارت رکھتے ہوں ان کے لئے نادر موقعہ ہے کہ وہ اس صنعتی ادارہ میں بطور کاریگر کام کریں۔ اور مرکز سلسلہ کی برکات و فیوض سے بہرہ ور ہوں۔ پروپرائیٹر کمپنی نے بیان کیا ہے کہ ایسے کاریگروں کی رہائش کا انتظام مفت ہوگا۔ اور اجرت کارکردگی بھی لاہور شہر کے برابر ملیگی۔ مزید تفصیلات پروپرائیٹر کمپنی سے براہ راست معلوم کی جاسکتی ہیں۔ پروپرائیٹر صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس صنعتی ادارہ میں بچوں کو بھی کام سکھانے کے لئے بطور اپرنٹس رکھا جاتا ہے۔ ایسے والدین جو بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے یا ایسے بچے جو تعلیم کا شوق نہیں رکھتے مگر صنعت یا دستکاری کی طرف ان کا رجحان ہو۔ ان کے لئے نادر موقعہ ہے کہ اس ادارہ کے ذریعہ کام سیکھکر قوم و ملت کا مفید وجود بنیں۔ ایسے بچوں کو صرف ایک ماہ کا سفر خرچ برداشت کرنا ہوگا۔ دوسرے ماہ میں کمپنی ۲۵/- ماہوار الاؤنس دے گی۔ یہ الاؤنس چھ ماہ تک جاری رہے گا۔ اسکے بعد حسب لیاقت بطور کاریگر ترقی ملے گی۔

ضرورت مند اصحاب مذکورہ کمپنی سے رابطہ قائم کر کے فائدہ اٹھائیں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ایسے مخلص اور محنتی کاریگروں کو جو قالین بافی کا تجربہ رکھتے ہوں اس صنعتی ادارہ کی طرف راہنمائی کریں۔ نیز والدین کو بھی تحریک کریں۔ جن کے بچوں کا اس طرف رجحان ہو۔ وہ اپنی قابلیت سے ترقی بھی کر سکیں گے اور اس طرح جماعت میں بے روزگاری بھی کم ہوگی۔ ایسی عرضیاں امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ کمپنی محلہ بالا کو براہ راست بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔

ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ اور سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن کی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۲۳

تالیفی پٹرول

پٹرول کی کھپت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ صنعتی اور جنگی ضروریات کے لحاظ سے اسے بڑی اہمیت حاصل ہے مزید بالاطرتقبول سے اس کی مانگ پوری نہیں ہوتی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کوئلہ اور ہائیڈروجن گیس سے مصنوعی یعنی تالیفی طریقے پر پٹرول تیار کیا جاتا ہے کرتے یہ ہیں کہ پسے ہوئے معدنی کوئلے کو کوتار یا رال اور ایلومینیم آکسائڈ کے ساتھ ملا کر ایسے فولادی کروں میں بند کر دیتے ہیں جن کی تپش ۴۰۰ سے ۵۰۰ درجہ ہوتی ہے۔ اس کرہ میں دباؤ کے تحت ہائیڈروجن بھر دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد کاربن اور ہائیڈروجن مل کر مائع ہائیڈروکاربنز میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس مائع کی کشید سے بھی پٹرول حاصل ہوتا ہے

مختلف ممالک سے حاصل ہونے والے تیل کی خصوصیات ذیل کی جدول میں درج کی جاتی ہیں۔

بلوچستان میں جو سیاہ گاڑھا مادہ رہ جاتا ہے (رال) اسے سڑکوں کی بنیادی دیواروں کو نمی سے بچانے (ڈیمپ پروفنگ) اور تالیفی پیٹرولیم (Synthetic Petrol) کی تیاری میں استعمال کرتے ہیں۔

پٹرولیم کا تڑکانا

پٹرولیم کی کشید سے جو اجزاء حاصل ہوتے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ مانگ پیٹرول کی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا پیٹرول "نفتا" کی کشید سے ۷۰ اور ۹۰ درجے کے درمیان حاصل ہوتا ہے لیکن اس طرح حاصل ہونے والا پیٹرول موجودہ ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھاری تیل کو سرخ حرارت تک گرم کئے ہوئے لوہے کے پائپوں میں سے گذارا جاتا ہے۔ اس طرح بھاری تیل کے بڑے بڑے مرکب ٹوٹ کر چھوٹے مرکبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس عمل کو تڑکانا کہتے ہیں (Cracking) تڑکانے کے بعد تیل کو پھر کشید کرتے ہیں اور اس سے مزید پیٹرول حاصل ہوتا ہے۔

نام جگہ جہاں سے تیل حاصل ہوتا ہے	تیل کا رنگ	تیل کے ذخیرہ کی گہرائی (فٹ میں)	مختلف اجزا کا فیصد تناسب			
			پٹرول وغیرہ	مٹی کا تیل	بھاری کا تیل: ڈیزائن آئل وغیرہ	بھاری کا تیل: ریزیڈیوم
امریکہ (اوسط)	سبز یا سبزی مائل سیاہ	۶۵۰۰-۶۹۰۰	۴۷٫۶	۱۰٫۸	۲۱٫۶	۲۰٫۰
عراق	سرخی مائل بھورا	۲۷۵۰	۴۵٫۳	۱۵٫۷	۱۵٫۲	۲۳٫۸
ایران	-	۳۸۰۰-۴۰۰۰	۴۵٫۱	۱۱٫۵	۲۲٫۶	۲۰٫۸
کویت	-	۳۸۰۰-۴۴۰۰	۳۹٫۲	۸٫۳	۲۰٫۶	۳۱٫۹
بحرین	-	۱۸۰۰-۲۳۰۰	۲۶٫۱	۱۳٫۴	۳۴٫۱	۲۶٫۴
سعودی عرب	-	۹۵۰۰	۳۴٫۵	۸٫۷	۲۹٫۳	۲۷٫۵
وینی زولا	سیاہی مائل بھورا	۴۰۰۰-۲۴۰۰	۱۵٫۳	۷٫۴	۷۷٫۳	

(باقی)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۷ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچہ کا نام عبدالقدوس تجویز فرمایا ہے۔ جملہ افراد خاندانِ مسیح پاک و صحابہ کرام اور جملہ دیگر احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور بلند اقبال دالا خادم دین بنائے۔ آمین

(ایم۔ عبدالسلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ دار التبلیغ مرکرہ میسور اسٹیٹ۔ انڈیا)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مورخہ ۲۰ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت محمد احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے کر خادم دین بنائے بنائے۔ آمین

(خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

درخواست دعا شیخ رشید احمد محمود کراچی نقرس بیا چھ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (رشید احمد یونانیہ محمود ربوہ)

ھمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) اسقاط حمل یا بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانے کا مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۶۰ گولی بیس روپے ۲۰ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

مسل نمبر ۱۸۷۶۹: میں فضل بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل قوم جٹ زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت اندازاً ۱۹۵۸ء ساکن چک ۱۰۷/R.B ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰۶/R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔

(۱) حق مہر میرے خاوند کو فوت ہوئے ۱۲ سال ہو گئے ہیں حق مہر شرعی تھا جو میں نے اس کی زندگی میں وصول کر لیا تھا۔

(۲) زیورات موجودہ وقت میں میرے پاس کوئی زیورات نہیں ہیں۔

(۳) مکان کچا واقع چک ۱۰۷/R.B ضلع لائلپور مالیتی ۴۰۰/- روپیہ ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر لوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر زندگی میں کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ میری وصیت آج کی تاریخ تحریر ۸/۱۲/۶۶ منظوری وصیت سے نافذ کر دی جائے۔ منظوری وصیت پر وصیت کا ۱/۱۰ حصہ نقد ادا کر دوں گی۔

شرط اول (۵۰/-)

العبد: نشان انگوٹھا فضل بی بی۔

گواہ شد: حسن محمد شاہ سیکرٹری مال چک نمبر ۱۰۶/R.B ضلع لائلپور۔

گواہ شد: چوہدری کمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۶/R.B ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۰: میں عبدالکریم خاں ولد چوہدری جھمبو خان قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۲/B پیپلز کالونی ڈاکخانہ لائلپور ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار پنشن پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۴۸/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

جائداد غیر منقولہ۔ ۳۰ کنال ۵ مرلہ زرعی اراضی واقع چک ۱۰۹ اگ۔ب نائن گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ اس وقت اس کی موجودہ قیمت اندازاً ۸۰۰۰/- روپیہ ہے، حصہ آمد کی ادائیگی تاریخ تحریر سے شروع کر دوں گا۔ (شرط اول ۳/۵۰ روپے)

العبد: عبدالکریم خان بقلم خود ۲۰۲/B پیپلز کالونی لائلپور۔

گواہ شد: احمد دین ولد حاجی غلام احمد پیپلز کالونی لائلپور

گواہ شد: عبدالغنی بقلم خود۔ وصیت ۱۷۶۵۹۔ پیپلز کالونی۔ لائلپور۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۱: میں چوہدری مشتاق احمد ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵ ۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرڑیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۰ مرلے کا پلاٹ واقع کریم نگر لائلپور شہر میں واقع ہے اندازاً قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۳۵۵/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

والسلام العبد مشتاق احمد۔

گواہ شد۔ نثار احمد برادر موصی۔

گواہ شد: محمد صادق انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۷۷۱: میں محمودہ بھٹی زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرڑیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ میرے زیورات طلائی ۲۳ تولے ۱۰ ماشے ہیں جن کی کل قیمت اندازاً تین ہزار ہے زیور کی علیحدہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) ہار طلائی ۶ تولے
(۲) چوڑیاں طلائی ۵ ۱/۲ تولے
(۳) کڑے طلائی ۲ ۱/۴ تولے
(۴) گلوبند طلائی ۳ ۱/۴ تولے
(۵) گھر کانٹے ۱ ۱/۲ تولے
(۶) لٹکنے طلائی ۱۰ ماشے
(۷) ٹکہ طلائی ایک تولہ
(۸) انگوٹھیاں دو عدد ۱۲ ماشے

کل میزان ۲۳-۱۰ تولے

(۲) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے ہیں۔ جو ابھی تک ادا نہیں ہوا۔

(۳) میں اپنے زیورات اور حق مہر دونوں میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی زندگی میں جو جائداد پیدا کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ نیز اس وقت کوئی آمد نہیں۔ ذریعہ آمد پیدا ہونے پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ نیز میری وصیت ۳/۶۷ سے نافذ ہو گی۔

(شرط اول ۵/- روپیہ)

الراقمہ: محمودہ بھٹی اہلیہ چوہدری مشتاق احمد

گواہ شد: نثار احمد برادر چوہدری مشتاق احمد

گواہ شد: محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۷۷۳: میں آسیہ بی بی (امینی سنگوی) زوجہ رحمت علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد صرف میرا حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ ہے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور میرا زیور صرف ایک طلائی کوکا ہے۔ (ناک کی نیلی چھوٹی سی) جو کہ صرف زیادہ سے زیادہ اس وقت ۵/- روپے کا ہو گا۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری اور کوئی جائداد نہیں ہے لہٰذا میں اپنی اس کل جائداد مبلغ ایک صد پانچ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

نیز میری اگر کوئی جائداد مجھے ملے یا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میں اس کی اطلاع خود دفتر کو دوں گی۔

نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

(شرط اول ایک روپیہ)

الراقمہ: آسیہ بی بی زوجہ رحمت علی گوجرانوالہ مکان نمبر ۶۹/5 حاکم رائے گلی شیر سنگھ آباد نزد دارالذکر

گواہ شد: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل ربوہ

گواہ شد: احقر فضل دین سنگوی سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد۔ لائلپور شہر۔

تلاش گمشدہ

میرا ایک نیلے رنگ کا رومال جس میں نقدی تھی ٹی آئی پرائمری سکول اور دارالبرکات کے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔

جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

خاکسار محمد عقیل ٹیچر

ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام اور حضورؐ کی قوت قدسی انسانی فہم و ادراک سے بالا ہے

حضورؐ نے کامل شریعت اور اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ دنیا میں خلّقی معاشرہ قائم کر دکھایا

اسلامی تعلیم اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے ہی اقوام عالم میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ اور سیرۃ مقدسہ پر علمائے سلسلہ کی تقاریر!

ربوہ ——— مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء بروز بدھ - یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں تعطیل رہی۔ اس روز صبح ۸ بجے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علماء سلسلہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پرمعارف تحریرات کی روشنی میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسی پر روشنی ڈال کر اور یہ واضح کر کے کہ حضور کا رفیع الشان مقام اور حضور کی عدیم النظیر قوت قدسی انسانی فہم و ادراک سے بالا ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے متعدد واقعات اور پہلو بیان کئے اور اس طرح ثابت کیا کہ حضورؐ نے کامل تعلیم اور اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ دنیا میں ایک ایسا معاشرہ قائم کر دکھایا۔ جو ہر لحاظ سے خلّقی معاشرہ کہلانے کا مستحق ہے۔ نیز واضح فرمایا کہ اقوام عالم کے درمیان حقیقی اور پائیدار امن حضورؐ کی پیش کردہ بے مثال و لازوال تعلیم اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ جب تک اقوام عالم حضورؐ کی تعلیم اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو انہیں اپنائیں گی اور اسے اپنا دستور العمل نہیں بنائیں گی۔ دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ نیز علماء سلسلہ نے تربیت اولاد سے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور حضور کے عملی نمونہ پر بھی بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی جلسہ میں اہل ربوہ والہانہ محبت و عقیدت کے عالم میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ وہ بھی خاصی تعداد میں شریک ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے اذکار مقدس سے مستفیض ہوئیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ بعدہٗ مکرم صالح محمد خان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اردو نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے جلسے منعقد کرنے کے صحیح طریق اور ان کی بے اندازہ اہمیت و افادیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت پُرمعارف تفصیلی ارشاد پڑھ کر سنایا اور سامعین کو توجہ دلائی کہ وہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلسہ سے کما حقہٗ استفادہ کرتے ہوئے اپنا وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے میں صرف کریں۔

بعدہٗ علی الترتیب مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ معاشرتی انقلاب" کے موضوع پر، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر، مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولاد" کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

دوران جلسہ میں مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب زعیم اعلےٰ مجالس انصار اللہ سابق صوبہ سندھ اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے ایک عربی قصیدہ کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نعت

"علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

پیش کی۔

اس کے بعد صاحبِ صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ دس بجے صبح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

-٭-

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ڈیگال کا بیان

پیرس ۲۳ جون۔ فرانس کے صدر ڈیگال نے مشرق وسطیٰ میں جنگ شروع کرنے پر اسرائیل کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ فرانس فوجی کارروائی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی علاقائی تبدیلیوں کو ہرگز آخری اور قطعی نہیں سمجھتا۔ یہ بات کل انہوں نے فرانسیسی کابینہ کے اجلاس میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کا ویت نام کے مسئلہ سے گہرا تعلق ہے۔ ویت نام کے مسئلہ میں بیرونی طاقتوں کی براہِ راست مداخلت کی وجہ سے ایسا نفسیاتی اور سیاسی ماحول پیدا ہوا کہ جس کے نتیجہ میں مشرق وسطیٰ میں بھی جنگ کی آگ بھڑک اٹھی۔

روسی کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے اسرائیلی جارحیت کی مذمت

ماسکو ۲۳ جون۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی ہے کمیٹی نے ایک بیان میں کہا ہے مشرق وسطیٰ کی جنگ اور ویت نام کی جنگ ایک ہی سلسلۂ جارحیت کی دو کڑیاں ہیں۔

صدر پوڈگورنی اور صدر ناصر کی بات چیت

قاہرہ ۲۲ جون۔ روس کے صدر پوڈگورنی اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ روسی صدر کل شام ماسکو سے قاہرہ پہنچے تھے۔ کل روس کے اعلیٰ فوجی وفد اور متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارت دفاع کے حکام کے درمیان بھی بات چیت ہوئی تھی۔ روس کے اس اعلےٰ فوجی وفد کی قیادت روسی افواج کے چیف آف سٹاف مارشل زوخروف کر رہے ہیں۔

جنرل اسمبلی میں مصری مندوب کی تقریر

نیویارک ۲۳ جون۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کل متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب وزیر اعظم جناب محمود فوزی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عرب ملکوں کے لئے امریکہ کی یہ تجویز ہرگز قابل قبول نہیں ہے کہ عرب ممالک اسرائیل سے براہِ راست بات چیت کریں۔ انہوں نے اسرائیل کو عربوں کے خلاف جارحیت کا ملزم ٹھہرایا۔ اور کہا اس نے جنگ بندی کے بعد بھی جارحانہ کارروائی جاری رکھی اور اب وہ مقبوضہ علاقوں میں مسلسل ظلم ڈھا رہا ہے انہوں نے روسی قرارداد کی حمایت کی کہ جارحانہ حملہ کرنے پر اسرائیل کی مذمت کی جائے۔ اور اسے مقبوضہ علاقوں سے فوری اور غیر مشروط طور پر فوجیں ہٹانے پر مجبور کیا جائے۔

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب کھوکھر آف ... کے متعلق نیروبی مشرقی افریقہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہ شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل
۵۲۵۴